حسین آئے سوئے فوج حوض کوثر پر
دیا علی نے اور حسین بھر کر پانی کوثر پر
کہا جسکو چاہے تو پہلے پلا دے دلبر
وہ جام لے کر شاہ نے پیو پیو کہا

کہا حسین نے پیو پیو کہا وہ تو نہ پیا
کسی شہید کی لب تشنہ لب کو تو نہ پیا
تو لائی آبِ سبو وہ حسین فاطمہ زہرا
مری سکینہ کا فاقہ ابھی نہیں ٹوٹا

کہا کہ عرش تلے ننگے سر نہ جاؤ تم
خدا کا عرش نہ بہرِ خدا ہلاؤ تم
بہن ہماری محمد کی جو نواسی ہے
قسم خدا کی کئی دن سے بھوکی پیاسی ہے

تو وہ اشارے سے بولا یہ بیوفائی ہے
میں کس طرح سے پیوں پیاسی میری دائی ہے

ہزار حیف ہے پانی ہے شہ والا
ہمارا بھائی ہے بیکس وہ دلبر زہرا
یہ بات سنکے وہ بولا اور رنگ زرد ہوا
جگر میں درد ہوا اور رنگ زرد ہوا

گہر سکینہ کے اب شمر نے اتاری ہیں
تمہاری پوتی کو ناحق طمانچے ماری ہیں
کرم تو بندہ پہ بھی بہرِ مصطفےٰ فرما
بحق فاطمہ حاجت مری روا فرما

رہا قرار نہ دل میں شہ مدینہ کے
نظر میں پھر گئی لبِ خشک لب سکینہ کے

دکھا کے چہرہ کہا سکینہ سے
کہاں ہے اے میری پیاری سکینہ جلدی
یہ پانی آکے پی لے تو اور دیکھ لے
تیری بغیر یہ پانی نہیں پیوں گا

ہمیں خبر نہیں بیدار ہو کہ سوتی ہو
پڑی ہو قید میں یا قتلگہ میں روتی ہو

نہ اوڑھنی نہ ردا ہی نصیب ہوتی ہے
برہنہ سر بنی قاسم کی بیٹی روتی ہے

لوٹی گئی پدر سے چھٹی بھائی مر گئے
یہ سارے دکھ سکینہ کے اوپر گذر گئے

[illegible]

تکلیف اپنی جان پہ ہر آن لیتے ہین
لیکن وہ اپنے بچوں کو آرام دیتے ہین

حجرے سے پانوں صحن مین گھر کے نہ دھرتی تھی
طفلی مین قید ہونے کی وہ مشق کرتی تھی

نادان تھی سپاہیٔ زندان سے ڈر گئی
بس منھ سے یا حسین کہا اور مر گئی

[illegible]

چوتھی برس یہ روئے گی بابا حسین کو
غم پرورش کریگا پھر اس نور عین کو

بھائی چچا کی لاش پہ وہ نوحہ گر ہوئی
بیکس ہوئی یتیم ہوئی بے پدر ہوئی

پائی جگہ نہ پہلوے قبر امام مین
تقدیر نے بنائی ہے قبر اسکی شام مین

[illegible]

ہر لحظہ صحبت دل صد پارہ تھی اوسے
جنبش فلک کی صورت گہوارہ تھی اوسے

خون حسین چہرے پہ جائے نقاب تھا
وہ گرمیون کی پیاس تھی اور قحط آب تھا

حاجت نہ اوس مزار کو پڑتی چراغ کی
تھی روشنی وہان دل زہرا کے داغ کی

۱۱۱

ایسا تھا کوئی جب کسی وقت آن کر
تھوڑا سا پانی تیر پہ چھڑکے بشیر
پر بنت فاطمہ کا مکان ہوتا تھا گلو
اور یا حسین کہتے تھے اس دم بشیر غم

۱۱۲

اس شہر میں کسی نے نہ پوچھا
یہاں سر برہنہ آتا تھا ماہ مصطفیٰ
آیا یہاں سنان پہ شاہ کربلا
سجاد نامدار یہاں تھا بشیر با

۱۱۳

وہ مرتبہ قبروں کی جانب دوڑ کر
ٹھہرا ہر اک مزار پہ چھڑکے فاختا
پھر قبر کے کنارے پہ بیٹھا بشیر
پھر قبر کے کنارے پہ بیٹھا بشیر

فوج ملک وہاں پہ ہر اک آن رہتی تھی
اور بیکسی لحد کی نگہبان رہتی تھی

ان گلیوں میں بتول بھی ہو ننگے سر پھری
زینب ہر ایک بستی میں ہو در بدر پھری

رکھ کر چراغ قبروں کے اوپر جلا دیے
ہر اک لحد پہ پھول وہ سارے چڑھا دیے

۱۱۴

یہ جامع الحسنا حادث کی کتاب
اس میں لکھا ہوا ہے یہ مضمون انتخاب
سن کر جب کہ رو رو کے نیز ارباب
تھا ایک دوست اللہ الام فلک جناب

۱۱۵

اچنبھے اشک بار وہ ایک سمت کو چلا
جا چشم اشک بار کے سکان کو چلا
تب اک مکان کے تھا وہ قوم قریش کی
مشہور مقبرہ تھا وہ اس مقبرہ میں جا کر

۱۱۶

شخص ایک تھا کہ جو اب بیان
اس کو سنو تم کہتا ہوں میں بیان
اس میں بشر ہیں کیا کیا ہوں میں بیان
شمع جلی ہے ایک کی قبر پر بیان

اپنے وطن سے اوسکو کہیں کا سفر ہوا
وارد میان شام غرض آن کر ہوا

آرام تھا نہ جان کو نہ دل کو چین تھا
اوسکے حضور چشم مزار حسین تھا

اوس قبر پہ نہ شمع ہے کوئی نہ پھول ہے
پر رحمت خدا کا وہاں پر نزول ہے

۱۱۷

آگے ہی نہ تھا میں کہا ہے یہ
جب میں نے دیکھا وہ شاہ نجف
ٹھہرا وہ شاہ نجف کی طرف
ہوئے کی شام غروب وہ ضیاء الم

۱۱۸

جب مزار دل ہوئے آفتاب کا
وہ دوست اللہ شاہ نجف دیکھتا ہے
اک مرتبہ پیمبر کی طرف سے عیاں ہوا
تھی اوسکے ساتھ اور کوئی نہ بندہ خدا

۱۱۹

وہ شخص دیکھ کر یہ کیا
دیکھا اوس نے ایک نور کی جا
اس شخص شمع جلی تھی کیا
اس کی قبر پر تھی کیا کیا

بولا مقام خوف کا ہے اس مقام میں
شب باش ہو جیو نہ دلا شہر شام میں

تھے سب کے ہاتھ پر طبق گل دھری ہوئے
سقے تھے ساتھ پانی کی مشکیں بھری ہوئے

دو چار پھول یاں بھی چڑھا دی تو آن کر
کر رحم قبر بیکس و مظلوم جان کر

۲۲۰

[illegible]

اس شخص کی مگر وہاں حالت تباہ تھی
اوس قبر پر نگاہ تھی اور لب پہ آہ تھی

۲۲۱

[illegible]

اکبار گی مکان وہ پُر نور ہو گیا
ہر اک درخت بھی شجر طور ہو گیا

۲۲۲

[illegible]

صدمہ ہر ایک جو رہ پہ بھی بیحساب تھے
ہاتھوں میں اونکے شیشہ عطر و گلاب تھے

۲۲۳

[illegible]

صدمہ ہے فاطمہ کے دل بیقرار پہ
ہٹ جا بتول آتی ہے اب اس مزار پہ

۲۲۴

[illegible]

تازہ لہو کسی کا لگا تھا جبین پہ
بالین قبر بیٹھ گئی وہ زمین پہ

۲۲۵

[illegible]

لپٹا کے اوس مزار کو بولی زبان سے
اوٹھو سکینہ جان ملو دادی جان سے

۲۲۶

[illegible]

کیوں تیری بیکسی پہ نہ روؤں مزار میں
شبیر کربلا میں ہے تو اس دیار میں

۲۲۷

[illegible]

دل تو تمھارا قبر میں گھبراتا ہوگا
سونا پدر کے سینے کا یاد آتا ہوگا

۲۲۸

[illegible]

فرقت سے انکی دل کو مرے شور و شین ہے
فرمایئے کہاں مرا بابا حسین ہے

۲۹

آ گئی گو نعش لے کر بھی تمام
پر آہ غل اوٹھا آسمان کی آمد آمد
آ گئی ہو بین خوف مشیت زنشہ کام
اور اوٹھ کر بھی شاہ شہیدان نا تمام

۳۲

اصغر کو شہ نے گود میں لے کر پیار کیا
اور قبر سے سکینہ کا لاشہ اوٹھا لیا
نکلا زمین سے پھر کے اسے اور کیا
ہمراہ حسین کے یہ شاہ زیبا

۳۵

یہ کہہ رہی تھی شاہ سے زینب کہ لاش کی
پشت حسین پر آ کے اوٹھا دھوم اوٹھی
میں تو یہاں کھڑا ہوں تو آ کر دھوم اوٹھی
تب دور کر کے پیچھے وہ بھی پیٹ گئی

پوشاک خون میں غرق تھی جسم فگار کی
اور لاش دونوں ہاتھوں پہ اک شیر خوار کی

نالہ سے شہ کے عرش خدا تھرتھرا گیا
غش فاطمہ کو قبر سکینہ پہ آ گیا

ماتم کناں بہ عرش بریں جوش ہو گیا
یہ شخص دیکھ دیکھ کے بیہوش ہو گیا

۳۰

آنکھوں میں اشک بھر کے تھا زینب سے یہ کہا
دو زبان کر لے علی اکبر جوان
دو منہ سے شخص کہتا ہے اب بیان
اور قبر پر سکینہ کے پہنچا یہ شہ زبان

۳۳

حضرت نے پھر سکینہ سے رو رو کے یہ کہا
کچھ اور تو نہ چھوڑی ہو سو دیتا
پیاری سکینہ ہے مجھے اب کیا ہو سو دیتا
عباس نے مورد کو بھی ہے جھوٹ دیا

۳۶

اک دم کے بعد بیٹھ کے زینب سے مصطفیٰ
دیکھا تو وہ جو شاہ زمن ہے حسین ہے
ہے خشک و زار مقدس سر ہوا
نزدیک قبر حسین آ کے تیر مرتفیٰ

میری لیے لحد میں تجھی شور و شین ہے
اے لاڈلی حسین کی حاضر حسین ہے

ہے شرم انبلک اوٹھیں پانی نہ لانی کی
گویا قسم ہی کھائی مجھے منہ دکھانی کی

یہ حال دیکھ کے صدمہ بڑا ہوا
بیتاب پاس جو رکے آ کر کھڑا ہوا

۳۱

تھرا گیا حسین کے شیون سے وہ مزار
شق کر کے قبر کو ہوئی دو ہاتھ آشکار
زینب کے قبر اپنی کو دیکھ کے یہ شہ
سے لے کر اپنی گود میں لائی شہ نظر

۳۴

اس پاس کا جو ہے کیا کیا زہرا نے پیار
مارا گیا فرات پہ پیاسا کربلا
اصغر کی آپ کو قسم کھائیں گو بلا
اور اپنے نام سے بھی کھائیں گو بلا

۳۷

نعش کے اقارب کو بخشی کہ جب ہوئے
تب جو یہ میری آنکھوں کے پاس کا ہوں بھائی
دیکھا ہے میری آنکھوں کے پاس کا جدا
لیکن یہ وجہ کیا ہے ذرا مجھ کو بتا

اب اپنی لاڈلی پہ میں قربان جاؤں گا
اسدم سکینہ کو میں گلے سے لگاؤں گا

کہیے کہ ہیں سکینہ کو صدمے بڑے بڑے
ہو جاؤ اس کے پاس ذرا تم کھڑے کھڑے

بارش گلاب و عطر کی یاں اسقدر ہوئی
پر حیف ہے یہ قبر مطہر نہ تر ہوئی